106051 ـ تارك نماز كى شكار كرده مچھلى كھانے كا حكم

سوال

ميرا ايك قريبى رشتہ دار شكارى ہے، اور وہ نماز ادا نہيں كرتا، تو كيا اسكا شكار كرده شكار كھانا جائز ہے، يہ علم ميں رہے كہ وہ شكار كرنے سے قبل بسم اللہ نہيں پڑھتا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

سوال نمبر (2182) كے جواب ميں تارك نماز كا حكم بيان ہو چكا ہے كہ نماز كا تارك كافر ہے.

آپ كو اپنے اس قريبى شخص كو نصيحت كرنے كى كوشش كرنى چاہيے، اور اسے نماز ترك كرنے كے خطرناك انجام اور اس كے عظيم جرم كا بتانا چاہيے، اس سلسلہ ميں مستفيد ہونے كے ليے آپ سوال نمبر (47425) كا مطالعہ كريں، كيونكہ اس ميں تارك نماز كو دعوت دينے كا طريقہ بيان كيا گيا ہے، اور اگر دليل اور حجت قائم ہو جانے كے بعد بھى وہ نماز سے انكار كرتا ہے تو آپ اس كو چھوڑ كر اس سے بائيكاٹ كر ديں تا كہ وہ آپ پر اثر انداز نہ ہو جائے.

اور آپ سوال نمبر (4420) كے جواب كا بھى مطالعہ كريں.

دوم:

شكار حلال ہونے كے ليے شرط يہ ہے كہ شكار كرنے والا ان ميں سے ہو جن كا ذبيحہ حلال ہو، يعنى وہ يا تو مسلمان ہو يا پھر كتابى، اس ليے مشرك اور مجوسى اور كيمونسٹ اور ملحد اور مرتد وغيره كا شكار حلال نہيں.

بھوتى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" شكار ميں شرط يہ ہے كہ شكارى اہل ذبح ميں شامل ہوتا ہو، يعنى ان ميں شامل ہوتا ہو جن كا ذبح كرده حلال ہے؛ كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" تو اگر اسے شكارى كتا پكڑے (جس پر بسم اللہ پڑھى ہو) . متفق عليہ.

اور شکاری بھی ذبح کرنے والے کے قائم مقام ہے اس لیے اس میں اہلیت کی شرط ہو گی " انتہی بتصرف.

دیکھیں: کشاف القناع (6 / 218).

اس بنا پر آپ کے لیے اپنے قریبی کا شکار کردہ شکار کھانا جائز نہیں؛ کیونکہ تارك نماز کافر اور مرتد ہے، اس لیے اس کا ذبح کردہ حلال نہیں، اور نہ ہی اس کا شکار کردہ شکار حلال ہے.

واللہ اعلم .